یعنی

سوانح حیات شہدائے کربلاؑ

مؤلفہ

حجۃ الاسلام علامہ الحاج سید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی۔ پشاور

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ لاہور

Presented by www.ziaraat.com

مترجم کے اصل نسخہ طبع شدہ لکھنؤ (ہندوستان) کے عین مطابق۔
شاندار تصحیح۔ دیدہ زیب آفسٹ طباعت سے مزین۔ اعلیٰ معیاری پختہ اور خوبصورت
جلدیں۔ مستند اقسام کے کاغذ میں دستیاب ہے۔ عربی موٹی تحریر اور ترجمہ اردو موٹی جلی
حجم ایک ہزار صفحات سے زائد۔ سائز ۲۰×۳۰ تا ۲۰×۲۶ نہایت خوبصورت

ملنے کا پتہ
امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور

زمین پر آ گئے تھے۔ آپ کے سر پر ایک گرز گرانبار بھی لگا تھا۔ زمین پر گرتے ہوئے آپ نے امام حسینؑ کو آواز دی۔ امام حسینؑ نے اپنی کمر تھام کر فریاد کی الآن انکسر ظھری ہائے میری کمر ٹوٹ گئی۔ آپ کا لقب سقہ اور کنیت ابو الفضل وابو قربہ تھی۔ آپ کی تاریخ شہادت میں مولانا اردم نے مصرعہ "سر دین را بریدہ تیغ" سے نکالی ہے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۳۴ سال چند ماہ تھی۔ آپ نے اپنی شہادت سے قبل اپنے بیٹے فضل اور قاسم کو قربان کیا تھا۔ آپ کو کمال حسن کی وجہ سے "قمر بنی ہاشم" کہا جاتا تھا۔

(١٦)

حضرت علی اکبر علیہ السلام

آپ حضرت امام حسین علیہ السلام کے منجھلے بیٹے تھے۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام اور فاطمۃ الزہراؑ کے پوتے تھے۔ حضرت علیؑ کی شہادت کے دو سال بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی مادر گرامی کا نام نامی "ام لیلیٰ" تھا۔ یہ بی بی ابو مرہؓ ابن عروہ ابن مسعود ثقفی کی بیٹی تھیں۔ اور ان کی والدہ کا نام میمونہ بنت ابوسفیان بن حرب بن امیہ تھا اور میمونہ کی ماں ابو العاص بن امیہ کی بیٹی تھیں۔

آپ صورت و سیرت میں پیغمبر اسلامؐ سے بہت مشابہ تھے۔ آپ کا نام علی ابن الحسینؑ، کنیت ابو الحسن اور لقب اکبر تھا۔ مدینہ سے روانگی کے وقت آپ نے اہل عصمت کے پردے کا خاص اہتمام کیا تھا۔

کربلا میں حضرت عباسؑ کی شہادت کے بعد آپ میدان میں تشریف لائے۔ اور زبردست نبرد آزمائی کے بعد پیاس سے بے حال ہو کر امام حسینؑ کی خدمت میں واپس تشریف لے گئے۔ بابا جان پانی پلا دیجئے۔ امام حسینؑ پانی کی کوئی سبیل نہ کر سکے۔ آپ پھر میدان میں واپس آئے اور نبرد آزمائی کرنے لگے۔

علماء نے لکھا ہے کہ علی اکبرؑ کو جب امام حسینؑ پانی نہ دے سکے تو کہا میرے منہ میں اپنی زبان دے دو۔ علی اکبرؑ نے زبان تو دے دی۔ لیکن فوراً باہر کھینچ لی اور کہا، بابا جانؑ! آپ کی زبان تو میری زبان سے بھی زیادہ خشک ہے۔ اس کے بعد امام حسینؑ نے ایک انگشتری ان کے منہ میں دے دی اور علی اکبرؑ واپس میدان جنگ میں چلے گئے۔

میدان میں جا کر آپ نے ١٢٠ دشمنوں کو قتل کیا، یہاں تک کہ منقذ ابن مرۃ عبدی نے آپ کے گلوئے مبارک پر تیر اور ابن نمیر نے سینۂ اقدس پر وہ تیر مارا جس کے صدمہ سے آپ زمین پر تشریف لائے۔ آپ نے آواز دی۔ بابا! خبر لیجئے۔ امام حسینؑ افتاں و خیزاں پہنچے۔ آپ سے پہلے حضرت زینبؑ علی اکبرؑ کے پاس پہنچ چکی تھیں۔ بچوں کی مدد سے آپ لاشۂ اکبر خیمہ میں لے آئے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(١٧)

محمد بن ابی سعید بن عقیلؑ

آپ حضرت عقیلؑ بن ابی طالبؑ کے بیٹے تھے۔ حضرت علی اکبرؑ کی

Presented by www.ziaraat.com

شہادت کے بعد امام حسینؑ کو یکہ و تنہا دیکھ کر کمسنی اور انتہائی پیاس کے باوجود خیمے سے نکل پڑے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چوب خیمہ تھی۔ آپؑ گھبرائے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں امام حسینؑ کی طرف دوڑے جاتے تھے۔ آپؑ کے کانوں کے گوشوارے ہلتے جاتے تھے۔ ابھی آپ امام حسینؑ کے نزدیک نہ پہنچے تھے کہ لعنیظ ابن ایاسی جہی یا ہانی ابن ثبیت حضرمی نے گھوڑے پر سے جھک کر شہزادے کے سرِ مبارک پر تلوار لگائی اور آپؑ خاک و خون میں لوٹنے لگے، یہاں تک کہ راہیٔ جنت ہوئے۔

مورخ کاشانیؒ اس شہید جفا کا نام اور نسب بتلانے سے قاصر رہے ہیں۔ (ناسخ التواریخ ۲ صفحہ ۲۹۲ طبع بمبئی)۔

(۱۸)

حضرت علی اصغر علیہ السلام

آپؑ حضرت امام حسین علیہ السلام کے بیٹے، حضرت علی علیہ السلام کے پوتے تھے۔ ۱۰ ررجب سنہ ۶۰ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپؑ کی مادرِ گرامی جناب رباب بنت امرؤالقیس بن عدی بن اوس تھیں۔

یوم عاشورا جب امام حسینؑ نے آوازِ استغاثہ بلند کی تو آپؑ نے اپنے کو جھولے سے گرا دیا۔ خیمہ میں رونے کا کہرام برپا ہوا اور امام حسینؑ فوراً آپہنچے، پوچھا، بہن زینبؑ! کیا بات ہے۔ جنابِ زینبؑ نے واقعہ بیان کیا۔

امام حسین علیہ السلام حضرت علی اصغرؑ کو آغوش میں لے کر قومِ اشقیا کے سامنے جا پہنچے، اور بآوازِ بلند فرمایا کہ میرے اس بچے کی ماں کا دودھ خشک ہو چکا ہے۔ یہ تین دن کا بھوکا اور پیاسا ہے۔ اسے تھوڑا سا پانی دے دو۔

سوال آب پر عمر سعد کے حکم سے حرملہ نے تیر سہ شعبہ کمان میں جوڑ کر علی اصغرؑ کے گلے کو تاکا۔ فانقلب الصبی علی یدی الامامؑ تیر کا لگنا تھا کہ حضرت علی اصغرؑ امام حسینؑ کے ہاتھوں پر منقلب ہو گئے۔

امام حسینؑ نے حضرت علی اصغرؑ کا خونی چلّو میں لے کر آسمان کی طرف، پھر زمین کی جانب پھینکنا چاہا۔ لیکن ان دونوں نے اس خونِ ناحق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بالآخر آپؑ نے اس بچے کے خون کو اپنے چہرے پر مل کر کہا۔ میں اسی طرح نانا رسول اللہؐ کی بارگاہ میں جا ملوں گا۔

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں
اصغر تمہارے خوں کا ٹھکانا کہیں نہیں

Presented by www.ziaraat.com